آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلموں کے لیے کچھ مساوی حقوق مقرر کیے تھے جو اس دور کے حالات کے پیش نظر ایک اہم حکمت عملی تھی کیونکہ اس وقت یہود کا مدینہ منورہ کی فضا میں گہرا عمل دخل تھا لیکن وہ حقوق اب باقی نہیں رہے کیونکہ تاریخ کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے مقرر کردہ حقوق کے برخلاف عمل فرمایا۔ کیونکہ بعد میں قرآنی احکام نازل ہوئے تھے جن کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نیا لائحہ عمل طے فرمایا۔ الغرض میثاق مدینہ کے ضمنات منسوخ ہو چکے ہیں۔ امام ابو عبید رحمہ اللہ نے کتاب الاموال" میں فرمایا ہے کہ" انما کتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا الکتاب قبل ان تفرض الجزیۃ واذا کان الاسلام ضعیفاً۔ (بحوالہ الروض الانف للسہیلی ج ۲ ص ۱۷) ترجمہ:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے یہ معاہدہ اس صورتحال میں کیا تھا جب کہ ابھی جزیہ کا حکم نہیں آیا تھا اور اسلام ابھی کمزور تھا:"

کیا پردہ صرف اسلام کا حکم ہے

سوال:۔ عموماً اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسلام پردہ کے ذریعہ عورت کو مقید بنا کے رکھ دیتا ہے۔ کیا یہ حکم صرف اسلام میں ہے یا دوسرے مذاہب بھی پردہ کی تلقین کرتے ہیں؟

(محمد ندیم یونس — گلیانہ)

جواب:۔ قرآن کریم نے پردہ کے حکم کی یہ حکمت بیان فرمائی ہے کہ " ذالک ادنی ان یعرفن فلا یؤذین" یعنی اگر باپردہ عورتیں بازار میں آئیں گی تو ان کو پردہ میں دیکھ کر لوگوں کو چھیڑ چھاڑ کی جرأت نہ ہوگی۔ کیونکہ پردہ شریف عورتیں ہی کرتی ہیں۔ بدکردار عورتیں تو جان بوجھ کر نمائش کرتی ہیں۔ علاوہ ازیں پردہ کی وجہ سے گناہ سے بچاؤ ہو سکتا ہے۔ یہ صرف اور صرف اسلام دشمنوں کا پروپیگنڈہ ہے کہ اسلام پردہ کے ذریعہ عورت کو مقید کر دیتا ہے۔ ورنہ یہ حکم اسلام سے پہلے کا چلا آرہا ہے۔ ایک عیسائی محقق جرجی زیدان مصری لکھتا ہے "کہ پردہ سے مراد اگر جسم کے پوشیدہ حصوں کو ڈھانکنا ہے تو یہ حکم اسلام بلکہ عیسائیت سے بھی پہلے کا ہے اور عیسائیت نے بھی اس حکم کو من وعن قبول کیا ہے۔ (تاریخ التمدن الاسلامی ج ۵ ص ۷۷)